— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۳ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ | ۵ شہادت ۱۳۳۵ ہش ۵ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

— از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ —

لاہور ۳ اپریل۔ حضور کل مورخہ ۲/۴/۵۶ ایک بجے لاہور پہنچے۔ شور رہنے کے کام کی وجہ سے حضور کو کوفت رہی۔ راستہ میں بھی اور لاہور پہنچ کر بھی طبیعت مضمحل رہی۔ ظہر و عصر کی نمازیں حضور نے پڑھائیں۔ اور اس کے بعد کافی دیر تک خدام میں رونق افروز رہے قریباً چھ بجے شام حضور مکرم محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے۔ ہر دو صاحبان خدا کے فضل سے صحت میں ترقی کر رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بعد کار قریب ساڑھے سات بجے حضور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صاحبزادی کے رخصتانہ میں دعا کے لئے تشریف لے گئے

آج ۳/۴/۵۶ ایک حکیم صاحب اور کرنل ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب نے حضور کا طبی معائنہ کر کے مشورہ دیا۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کو کوئی بیماری نہیں۔ مگر کام کی زیادتی اور آرام کی کمی کی وجہ سے جسم میں کمزوری ہے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں اصرار سے عرض کی کہ حضور جہاں تک ہو سکے بہت آرام فرمائیں۔ اور کچھ وقت کام کر لینے کے بعد اپنی صحت کی بحالی کی خاطر آرام فرما لیا کریں۔

آج بھی ظہر و عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ اور قریباً ایک گھنٹہ خدام کو شرف ملاقات بخشا۔ جہاں حضور باوجود کمزوری کے اس قدر شفقت فرماتے ہیں۔ وہاں ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ حضور کو کسی قسم کی کوفت نہ ہونے دیا کریں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محسن و مربی آقا کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کیا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ

امریکہ مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی پالیسی واضح کرے۔ برطانیہ کا مطالبہ

مشرق وسطیٰ کی صورت حالات پر لنڈن میں گہری تشویش کا اظہار

لنڈن ۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے امریکہ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اس سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کرے۔ اور برطانیہ کے ساتھ پورا تعاون کرے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ کو مشرق وسطیٰ کے بگڑتے ہوئے حالات پر سخت تشویش ہے۔ ان حالات کو سدھارنے میں امریکہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی پالیسی برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک سے پوری طرح ہم آہنگ ہو۔ اور باہمی تعاون کے ساتھ کام کیا جائے۔

ادھر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مشرق وسطیٰ کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر مغربی ممالک اسرائیل کو اسلحہ مہیا کریں۔ تو امریکہ کو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

پاکستان اور روس کے درمیان تجارتی معاہدہ طے پائیگا

ہنگری اور چیکوسلواکیہ کے تجارتی وفود بھی پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۴ اپریل۔ وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ روس کا ایک تجارتی وفد اس ماہ کے آخر میں یا مئی کے شروع میں کراچی پہنچے گا۔ امید ہے کہ اس وفد کی آمد پر پاکستان اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے پا جائے گا۔ جس کی تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ چیکوسلواکیہ اور ہنگری سے بھی تجارتی وفود کی آمد متوقع ہے۔ مغربی جرمنی سے بھی ایک وفد ماہ جون میں کراچی آ رہا ہے۔

وزیراعظم مشرقی پاکستان جا رہے ہیں

کراچی ۴ اپریل۔ پاکستان کے وزیراعظم چوہدری محمد علی ہفتے کے روز اپنے چار روزہ دورہ پر مشرقی پاکستان جا رہے ہیں۔ جہاں سے آپ ۱۱ تاریخ کو واپس آئیں گے۔

ڈھاکہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار کی نگرانی میں وزیراعظم کے استقبال کی تیاریاں سرگرمی سے جاری ہیں۔

مغربی ممالک حالات کو بد سے بدتر بنا رہے ہیں

اقوام متحدہ ۴ اپریل کل سلامتی کونسل میں مشرق وسطیٰ کی صورت حالات پر بحث کے دوران میں روسی نمائندہ نے یہ الزام لگایا۔ کہ مغربی ممالک مشرق وسطیٰ میں اسلحہ تقسیم کر کے حالات کو بد سے بدتر کر رہے ہیں

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

ربوہ ۴ اپریل۔ کل پانچ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید میں مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس زیر صدارت مکرم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد سیکرٹری مجلس امین اللہ خان صاحب سالک نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ فضل الرحمٰن صاحب نعیم نے دو مضمون "حادثے" اور "وطن کے لئے" پیش کئے۔ افضل ترکی صاحب نے ایک غزل۔ قریشی سمیع اللہ صاحب نے آزاد نظم اور امین اللہ خان صاحب سالک نے چند قطعات اور ایک غزل پیش کی۔ بعد ازاں مکرم عبد السلام صاحب اختر نے اپنا کلام سنایا۔ اور چودھری علی محمد صاحب نے پنجابی کے چند قطعات اور ایک نظم سنائی۔ آخر میں صاحب صدر نے اپنے کلام سے مستفید فرمایا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

فرانس کا تجارتی اور ثقافتی مقاطعہ کرنے کی تجویز

دمشق ۴ اپریل۔ حکومت شام کے ایک ترجمان نے الجزائر میں فرانس کی متشددانہ پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ تجارتی اور ثقافتی امور میں فرانس کا مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ ترجمان نے کہا۔ عرب لیگ کو چاہیئے۔ کہ وہ تمام عرب ممالک پر زور دے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنائے۔

آئندہ فروری میں عام انتخابات ہونگے

کراچی ۴ اپریل۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق قومی اسمبلی جون میں طریق انتخاب کا فیصلہ کرے گی۔ اور عام انتخابات اگلے سال فروری میں منعقد ہوں گے۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت

— از صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ اپریل پرسوں شام بخار ۱۰۰ تک ہو گیا تھا۔ غنودگی بہت زیادہ ہے کل صبح ٹمپریچر نارمل تھا۔ اور ضعف بہت زیادہ ہے۔ کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے احباب کرام و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

مرزا منور احمد ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اپریل ۵۶ء

پرامن تعمیری کام

سہ روزہ "ایشیا" لاہور سے معذرت کے ساتھ ہم آج بعض ان باتوں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس نے احمدیت کی ترقی کے اسباب پر اور اس کی ترقی کو روکنے بلکہ اس کو بالکل نیست و نابود کرنے کے ذرائع پر ایک حالیہ مضمون میں لکھا ہے۔

ہم نے الفضل کی ایک پچھلی گذشتہ اشاعت میں اس کے متعلق عرض کیا تھا۔ کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے۔ کہ ہمارے بعض مذہبی لوگ اس نہج پر سوچنے لگے ہیں۔ اور جو اسباب ترقی اپنے نقطۂ نظر سے ایشیا نے بتائے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک معنی میں صحیح ہیں۔ لیکن اس کے ذہن میں اسلام کا صحیح تصور نہ ہونے کی وجہ سے وہ صحیح نتائج اخذ نہیں کر سکا۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ

"شیخ محمد احمد سوڈانی کی تحریک جہاد نے برطانیہ کی عظیم الشان سلطنت کو سوڈان کے صحراؤں میں رسوا کر کے رکھ دیا تھا۔ بقول اقبال ؎

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

برطانوی قوم حیران تھی۔ کہ یہ مسلمان بھی کس قدر سخت جان ہے۔ تمام دنیا میں کفار سے شکست کھا جانے کے بعد بھی ان کی راکھ میں شرر پنہاں ہیں۔ اور اس کے مفکروں اور سیاستدانوں نے طے کیا کہ جب تک یہ روحِ جہاد زندہ ہے۔ اس وقت تک مسلمان قوم غلامی پر قانع نہیں ہو سکتی۔ جن لوگوں نے ڈاکٹر ہنٹر کی مشہور کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ کس طرح ہندوستان کے مسلمانوں کی روحِ جہاد سے انگریز خائف تھے۔ اور کس طرح انہوں نے اس قوم کو دبانے کچلنے اور ہراساں کرنے کے لئے سیاسی علمی تعلیمی انتظامی اور مذہبی تدابیر اختیار کی تھیں۔ سرسید مرحوم نے انگریزوں کے دل کے اس کانٹے کو نکالنے کے لئے کتابیں لکھیں۔ اس وقت کے خوفزدہ علماء نے حکومت کو وفاداریوں کا یقین دلایا۔ اور محضرنامے تیار کئے۔ اکبر مرحوم نے سرسید اور ان کے ہمخیال لوگوں کے طرزِ عمل پر اس زمانے میں جو طنزیہ نظمیں لکھی ہیں۔ ان سے انگریزوں کے دل کے اس چور کی صاف نشاندہی ہوتی ہے۔ ایک مس محض اس وجہ سے اکبر سے گریزاں رہتی ہے، کہ وہ مسلمان قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کہتی ہے۔ ؏

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے انسانوں سے

بالآخر اکبر ہار کر کہتے ہیں ؏

میرے اسلام کو تم قصۂ ماضی سمجھو

اور ان کی روایت ہے کہ ؏

ہنس کے کہنے لگی پھر مجھ کو بھی راضی سمجھو"

یہ تجزیہ لکھنے کے بعد ایشیا لکھتا ہے:۔

"ٹھیک یہی وہ زمانہ ہے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ملکہ وکٹوریہ کے عہدِ سعادت کا ایک وفادار مہدی ہونے کا ادعا کیا۔ اور جہاد اور مہدی کے خونی تصور کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ اس سے قبل سرسید بھی انگریزوں کو یہ یقین دلا چکے تھے۔ کہ مسلمان روحِ جہاد سے خالی ہو چکے ہیں۔ اور برطانیہ کی وفادار رعایا بن چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی سمجھا چکے تھے۔ کہ یہ وقت جہاد و قتال کا نہیں ہے۔ تم انگریزوں سے شکست کھا چکے۔ اب اپنی محکومی پر صبر کرو۔ اور اس ملک میں انگریزوں کی وفادار رعایا بن کر سرکار دربار میں اثر و رسوخ پیدا کرو۔ مگر سرسید کی وہ بات مسلمانوں کے دلوں میں اتری نہیں تھی۔ کیونکہ اس کی بنیاد شرعی استدلال پر نہیں تھی۔ اور مسلمانوں کا ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی دنیوی اغراض کے لئے بھی اسلام سے منحرف ہونا چاہیں۔ تو اس کے لئے خدا اور رسول ہی سے سند حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ؎

خلافِ حکمِ نبی شیخ تھوکتا بھی نہیں
مگر اندھیرے اجالے وہ چوکتا بھی نہیں

یہ "اندھیرا اجالا" شرعی استدلال ہے۔ مسلمان اگر حسینؓ کا سر بھی قلم کرتا ہے۔ تو کسی شرعی حکم کا سہارا لے کر اور ترکوں کے خلاف برطانیہ کی طرف سے حملہ آور بھی ہوتا ہے۔ تو علماء کا فتویٰ دیکھ کر مرزا غلام احمد نے اگر غیر مسلم پرچارکوں اور اسلام کے معترضوں سے گھبرائے ہوئے لوگوں کے لئے ایک سہارا مہیا کیا۔ وفاتِ مسیح کا اعلان کر کے انہوں نے پادریوں کا منہ بند کیا۔ اور قرآن مجید اور احادیث کے متشابہات کے اقرار آمیز انکار کے ذریعہ مغربی علوم سے متاثر مسلمانوں کو مطمئن کیا۔ سرسید کے برعکس انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس کی ایک ایسی توجیہ پیش کی کہ ؎

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

اور جو مسلمان انگریزی حکومت کی اطاعت پر خود کو رضامند نہیں پا رہے تھے۔ اور مہدی و عیسیٰ کے انتظار میں مبتلا تھے۔ ان کے لئے تسکین کا سامان بہم پہنچایا۔ انہوں نے مہدی و عیسیٰ کا تصور ہی بدل دیا۔ اور ڈوبتے ہوئے لوگوں نے اس تنکے کا سہارا لے کر اپنا ایمان بچانے کی کوشش کی۔ اب مہدی و عیسیٰ دجال کو قتل کرنے کے لئے آنے والے نہیں تھے۔ نہ ان کا یہ کام تھا۔ کہ وہ کفار سے جہاد کریں۔ بلکہ وہ صرف مباحثے مناظرے اور تبلیغ کے ذریعہ پادریوں کو شکست دینے کے لئے آنے والے تھے۔ باقی رہے انگریز تو وہ اولوالامر تھے۔ اور اولوالامر کی اطاعت ازروئے قرآن واجب تھی۔"

(سہ روزہ "ایشیا" لاہور ۱۳ر مارچ ۵۶ء)

ان دونوں طویل اقتباسات کے پڑھنے سے جو بات واضح ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان سطور کے لکھنے والے کے نزدیک اسلام میں جہاد بالسیف کا مسئلہ ایک ایسا اصول ہے۔ کہ جس کی نہ کوئی شرائط ہیں۔ اور نہ اس میں وقت بے وقت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بس ایک مسلمان کا کام یہ ہے۔ کہ وہ ہر وقت تلوار سونتے رہے۔ کفار سے دو دستی لڑتا رہے ورنہ اس کے مسلمان ہونے پر حیف ہے۔

اگر ایشیا کے مدیر محترم "اسلام" کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ اور غور کریں تو ان کو معلوم ہوگا۔ کہ صدرِ اول کی لڑائیوں کے سوا جو سراسر دفاعی تھیں۔ اور جن میں باوجود بے سروسامانی کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتوحات عطا کیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ ثابت کرنا تھا۔ کہ حق کو تلوار نہیں دبا سکتی۔ مسلمانوں کی جنگوں نے اسلام کی اشاعت کے لئے کتنا کام کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی سعی نے جو درویشوں کی طرح اسلام کی تبلیغ کے لئے نکلے۔ انہوں نے کتنا کام کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ اس مطالعہ کے بعد ضرور اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ تلوار اسلام کی اشاعت کے راستہ میں ایک روک ہی بنی رہی ہے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں اسی عہد کو لیجئے۔ جس کا ذکر مدیر محترم فرما رہے ہیں۔ حضرت سید احمد شہید علیہ الرحمۃ کی جدوجہد کو ہی لے لیجئے۔ بے شک آپ کو سکھوں کے خلاف جہاد میں ناکامی ہوئی۔ لیکن ہم آپ کی سعی کو اس لحاظ سے ناکام نہیں سمجھتے۔ کہ آپ نے خالص تبلیغ و اشاعت کا جو کام کیا۔ وہ یقیناً نتائج خیز رہا۔ آپ کی سعی کا یہ پہلو کہ آپ نے اسلام کی طرف بلایا یقیناً بڑی حد تک کامیاب رہا۔ آپ کے ہی ان مریدوں نے ایک وقت تک اس ظلمتکدے میں اسلام کی شمع کو روشن رکھا ہے۔ جنہوں نے اشاعت دین کے لئے مکاتب جاری کئے۔ جو آج تک کام کر رہے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے سکھوں کے خلاف تلوار اٹھانے کو ایک مستقل جہاد بالسیف کی حیثیت دے دی۔ کم سے کم مدیر محترم جانتے ہیں۔ کہ وہ اپنے کام میں ہرگز کامیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ گو ہم ان کی نیت کی تعریف کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنے تصور کے مطابق صرف اسلام کے لئے اپنے تئیں مصائب میں ڈالا۔ مگر ان کی جدوجہد اس وقت کے مسلمانوں کے حق میں کس طرح رحمت نہیں سمجھی جا سکتی ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے انگریزوں کے دل میں مسلمانوں کی طرف سے ایک کینہ پیدا کر دیا اور انگریزوں نے ہندی مسلمانوں کو بالکل مٹانے کا تہیہ کر لیا۔

انگریز ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کی کم ہمتی اور نالائقی کی وجہ سے پوری طرح کامیاب ہو چکے تھے۔ مسلمان عوام کی کشتی بھنور میں ڈگمگا رہی تھی۔ یہ ایسا وقت تھا کہ ایک نہایت ہوشیار ملاح کی ضرورت تھی۔ مسلمانوں کی غلامی کا سوال نہیں تھا۔ بلکہ خطرہ یہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ کوئی مسلمان اس سرزمین پر زندہ بھی بچتا ہے یا نہیں۔ انگریزوں کی کامیابی مسلمان علماء کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ وہ براہِ راست مسلمان بادشاہوں کی تباہی اور مسلمانوں کی محکومی کے ذمہ دار نہیں تھے۔ مگر وہ شریعت کے احکام کو جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حالات کے مطابق فتوے دیئے۔ اس ضمن میں سرسید احمد مرحوم نے مسلمانوں کی رہنمائی کا بیڑا اٹھایا۔

آج پاکستان بن گیا ہے۔ انگریز یہاں سے چلا گیا ہے۔ ہمارے ذہن آزاد ہیں۔ اس دور کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کر کے بتلایئے کہ محض کینہ ورانہ بغاوت کا جذبہ کامیاب رہا یا وہ تعمیری کام جو حضرت سید احمدؒ شہید علیہ الرحمۃ کے شاگردوں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ وغیرہم نے تبلیغ و اشاعت کے ضمن میں کیا اور جو سرسید مرحوم نے کیا:۔ اس سوال پر غور کرنے کے لئے اس بات کو بھی مدنظر رکھیئے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے مقابل ایک بہت بڑی اکثریت تھی۔ جس کو انگریز اپنے مفاد کے لئے اٹھانا چاہتے تھے۔

اب حقیقی سوال یہ ہے۔ کہ اگر اشاعت و تبلیغ کا پرامن تعمیری کام کامیاب ہؤا۔ اور یقیناً ان حالات پر غور کرنے سے یہی واحد نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ تو کیا اس میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کرتا ہؤا نظر نہیں آتا۔ اور کیا یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے۔ کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اصل اصول تعمیری جدوجہد ہے۔ اور

(باقی صفحہ ۸ پر)

دارالافتاء

332

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

سوال (۱) اگر عورت کسی جائز مطالبہ کی بناء پر خاوند کی اطاعت سے انکار کرے۔ اور اپنے والدین کے گھر رک جائے۔ اور خاوند بغیر رجوع عدالت طلاق دے دے تو کیا عورت کا خاوند سے مہر کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

جواب (۱) مہر دراصل ایک قرض ہے جو نکاح اور مکمل رخصتانہ کے ساتھ ہی خاوند کے ذمہ واجب الادا ہو جاتا ہے اور عورت کو اس قرض کے وصول کرنے کا اسی طرح حق ہے جس طرح کوئی قرض خواہ اپنا قرض وصول کرنے کا حق رکھتا ہے۔ خاوند عدالت یا قضا میں رجوع کرنے اور عورت کی شدید نوعیت کی ناواجب حرکات کا ثبوت مہیا کرنے کے بغیر خود بخود مہر کی ادائیگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ آخر خاوند اپنے حق میں خود بخود کیسے جج تسلیم کیا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ مسلمہ عدالت میں یہ ثبوت پیش نہ کرے۔ کہ عورت نے واقعی ایسے جرموں کا ارتکاب کیا ہے۔ اور خاوند کو اس حد تک نقصان پہونچایا ہے کہ ان زیادتیوں کے بعد وہ اپنا قرض وصول کرنے کی حقدار نہیں رہی۔

سوال (۲) سوال نمبرا کی روشنی میں کیا خاوند کو حق ہے کہ وہ مہر کو ضبط بھی کرے۔ اور اس سے شادی کا ہرجانہ بھی وصول کرے۔

جواب (۲) عورت کے جرم اور اس کی سزا کی نوعیت کا جائزہ عدالت ہی لے سکتی ہے۔ خاوند تو ایک فریق ہے اسے قاضی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

سوال (۳) ایسے لوگ جو عورت کو اس کے خاوند کے پاس جانے میں مزاحم ہوں۔ تو کیا شرعی طور پر مجرم اور مستوجب سزا ہیں؟

جواب (۳) جو لوگ عورت کو خاوند کے پاس جانے سے روکتے ہیں۔ اور عورت کو ورغلاتے ہیں۔ خواہ عورت کے والدین ہی کیوں نہ ہوں وہ خداتعالے کے نزدیک بدترین جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور اس کی سزا کے مستوجب ہیں۔ قانوناً بھی ایسے لوگوں کے خلاف خاوند بذریعہ عدالت دینچائیت داد خواہی کا حقدار ہے۔

سوال (۴) منکوحہ عورت بغیر اجازت خاوند ملازمت اختیار کر سکتی ہے؟

جواب (۴) شادی اور رخصتانہ کے بعد عورت خاوند کے مشورہ سے ہی کوئی قدم اٹھائے۔ اگر خاوند نہیں چاہتا۔ کہ اس کی بیوی ملازمت کرے تو اسے ملازمت اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

سوال (۵) جو عورت خاوند کے گھر نہ بستی ہے۔ اور نہ ہی خلع لیتی ہے۔ اس کا خاوند دوسری شادی کرنے اور نقصان سے بچنے کے لئے کیا پوزیشن اختیار کرے؟

جواب (۵) شریعت اسلامیہ کی ہدایت یہ ہے کہ ہر بیوی سے انصاف اور محبت کا سلوک کیا جائے۔ اگر پہلی بیوی خاوند کے گھر میں بستی نہیں۔ اور کوشش کے باوجود اس کے پاس نہیں رہتی۔ اور دوسری شادی کرنے میں بھی روک بنتی ہے۔ تو وہ اسے مجبور کر سکتا ہے۔ کہ یا تو وہ اس کے پاس رہے۔ یا پھر باقاعدہ خلع حاصل کرے۔ وہ قضا میں اپنی مجبوریاں پیش کرکے عورت کا نکاح فسخ بھی کروا سکتا ہے۔ اس صورت میں عورت مہر وغیرہ کے حقوق سے محروم کی جا سکتی ہے۔

سوال (۶) جو عورت اپنے خاوند کے اس گھر میں جس میں اس کے والدین رہتے ہوں رہنے سے انکار کرے اور اپنے خاوند کے والدین کی خدمت نہ کرتی ہو۔ ایسی عورت کے متعلق کیا فتوےٰ ہے؟

جواب (۶) خاوند کا فرض ہے کہ وہ عورت کے حسب منشاء اس کی رہائش کا انتظام کرے۔ ہر شخص اپنے والدین کی خدمت کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی دوسرا مجبور نہیں کہ وہ اس فرض کو ضرور بجا لائے گو بیوی پر اخلاقی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کے والدین سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ اور ان کی خدمت کرے اپنے خاوند کے لئے راحت وسکون کا موجب بنے اور اس طرح سے اس کی محبت کو جیتنے کی کوشش کرے۔

سوال (۷) کیا باپ اپنے اس بچہ سے محروم کیا جائے گا۔ جسے اس کی ماں باپ کی شکل ہی نہیں دکھاتی۔ اور مانوس ہی نہیں ہونے دیتی۔ اس صورت میں تو لازماً بچہ ماں کا ہی ہاتھ پکڑے گا۔

جواب (۷) باپ اپنے بچہ سے بلا روک ٹوک مل سکتا ہے۔ یہ اس کا شرعی اور اخلاقی حق ہے۔ جو اس میں مزاحم ہو وہ خداتعالےٰ کے حضور مجرم ہے۔ اور اسے بذریعہ قضا بچہ کی پرورش سے بھی محروم کیا جا سکتا ہے۔ باپ اگر اپنے بچہ سے پیار و محبت کا سلوک کرے۔ تو یہ مشکل سے ہی باور کیا جا سکتا ہے کہ سن تمیز کے بعد بچہ اپنے باپ سے ملنے اور اس کے پاس رہنے سے انکار کرے اصل خرابی اس طرح سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ باپ اپنی بیوی سے نفرت کی وجہ سے اپنے بچہ سے بھی صحیح رنگ میں پیار و محبت نہیں کرتا۔ اور اس سے وہ سلوک نہیں کرتا۔ جو اس کے لئے ضروری ہے۔ صرف اپنی بیوی کو تنگ کرنے کے لئے اسے بطور آلہ کے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں بھلا بچہ کس بناء پر اپنے باپ سے مانوس ہو۔ جبکہ دوسری طرف بچہ کی والدہ بھی انتقاماً اس کے اندر نفرت کے بیج بو رہی ہوتی ہے۔ اگر دونوں طرف اللہ تعالےٰ کا خوف ہو اور وہ باہمی ناراضگی کو اس کی حدود کے اندر رکھیں۔ اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ابغض بغیضک ھونًا ما عسیٰ ان یکون حبیبک یومًا ما کے تحت بغض و نفرت میں بھی اعتدال کے دامن کو نہ چھوڑیں تو یہ دقتیں پیش آ ہی نہیں سکتیں۔

سوال (۸) اگر عورت اپنے والدین کی مدد سے اپنے خاوند کو تنگ کرے۔ تا وہ مجبور ہو کر اسے طلاق دے دے۔ اور وہ اس طرح اپنا حق مہر اور دوسرے حقوق بھی حاصل کرے۔ اور علیحدہ بھی ہو جائے تو اس صورت میں شریعت کیا حکم دیتی ہے۔

جواب (۸) خاوند قضا میں داد رسی لے سکتا ہے۔ کہ اس کی عورت ناشزہ ہے۔ اور اس کے والدین اس کی نافرمانی اور بداخلاقی میں اس کے مددگار ہیں۔ اور خاوند کو محض اس لئے تنگ کر رہے ہیں۔ کہ وہ مجبور ہو کر اسے طلاق دے دے۔ اور اس طرح سے وہ مہر اور دوسرے حقوق بھی حاصل کرے۔ اور علیحدہ بھی ہو جائے قضا کے نزدیک اگر خاوند کے شکایات درست ثابت ہوں تو بطور سزا وہ فسخ نکاح بلا مہر و دیگر حقوق کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

سوال (۹) کیا اسلام ایسی عورت کو خلع کرانے کی اجازت دیتا ہے جس کا اپنے خاوند کے ساتھ بوجہ اختلاف طبائع نباہ نہ ہو سکے۔

جواب (۹) جب عورت دیانتداری سے یہ محسوس کرے۔ کہ خاوند سے اس کا نباہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہے۔ تو بذریعہ قضا وہ خلع حاصل کر سکتی ہے۔

سوال (۱۰) کیا عورت کو اس کے ان اسباب سے جو شادی پر اس کے ہمراہ آئے اور ان زیورات اور پارچات سے جو اس کے خاوند نے شادی کے موقعہ پر اس کو دیئے خلع منظور ہونے کی صورت میں کچھ ملے گا؟

جواب (۱۰) عام حالات میں اگر عورت اپنی مرضی پر خلع حاصل کرے۔ تو اسے مہر سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ باقی پارچات اور زیورات کی وہ حقدار ہے۔ اور یہ سامان اسی کو ملے گا کیونکہ یہ تو تحفہ ہے۔ جو شادی کے موقع پر اسے ملا تھا۔ اور جس کی وہ روز اول سے مالک ہے۔ البتہ اگر عورت خلع کے مطالبہ میں سراسر ناحق پر ہے۔ خاوند نے ہر چند کوشش کی۔ کہ نباہ ہو جائے۔ لیکن عورت نہیں مانتی۔ اور کسی اور بہتر جگہ کے لالچ میں اپنے پہلے خاوند کو چھوڑ رہی ہے۔ دوسری طرف خاوند نے شادی پر غیر معمولی اخراجات برداشت کئے ہیں۔ اور وہ مالی طور پر بہت زیادہ خسارہ میں رہتا ہے تو ایسی صورت میں قضا مہر کے علاوہ مزید مناسب رقم بھی عورت سے خاوند کو دلا سکتی ہے۔ تا کہ اس کے نقصانات کی ایک حد تک تلافی ہو جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک بہت بڑی نہر

فرمایا۔ "دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ جن کو سوا کہتے ہیں۔ یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندا اور میلا ہو۔ تو قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو۔ کہ اس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے۔ تو سمجھو۔ کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔"

(منقول از ملفوظات احمدؑ)

دستور اور اقلیتیں

از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر لاہور

آٹھ سال کے صبر آزما وقفہ کے بعد پاکستان نے اپنا دستور بنا لیا۔ اس عرصہ میں دستور کو بہت سے کٹھن مراحل اور راستوں سے گزرنا پڑا۔ خواجہ ناظم الدین اور مسٹر محمد علی بوگرہ نے بھی اپنے اپنے عہد میں یہ کوشش کی کہ انہیں منظورہ آئین کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہو مگر سابقہ دستور ساز اسمبلی کے ارکان کی باہمی چپقلش اور اختلافات نے دونوں سابق وزرائے اعظم کو اس شرف سے محروم رکھا اور ان کی مساعی کسی نہ کسی مرحلہ پر مخالفت کی نہ ٹلنے والی چٹان سے ٹکرا کر ختم ہو گئیں۔ یہ اعزاز پاکستان کے چوتھے وزیر اعظم اور کولیشن پارٹی کے رہنما چوہدری محمد علی کے حصہ میں آیا کہ برسراقتدار آنے کے پانچ ماہ بعد ہی انہوں نے آئین کا مسودہ دستور ساز اسمبلی کے سامنے پیش کر دیا۔ جسے بالآخر ۲۹ فروری ۱۹۵۶ء کو دستور ساز نے منظور کر لیا۔

پاکستان کے لئے جو دستور بنایا گیا ہے اس میں اگرچہ خامیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ملک کی سب سے بڑی خدمت اور ضرورت یہی تھی کہ دستور بن جائے ان خامیوں کی اصلاح اور ترمیم ہو سکتی ہے۔ مناسب ترمیم بعد میں ہو سکتی ہے کیونکہ دنیا کا کوئی آئینی و قانونی دستاویز ایسی نہیں جس میں کوئی عیب نہ نکالا جا سکے اور جس میں کسی اصلاح و ترمیم یا اضافہ کی گنجائش نہ ہو۔ مسودہ دستور پاکستان کوئی آسمانی نوشتہ یا کلام الٰہی نہیں کہ جس میں ترمیمات کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان کا دستور ۱۹۵۰ء میں نافذ ہوا تھا۔ اب تک اس میں کوئی آٹھ دفعہ ترمیمیں ہو چکی ہیں۔ اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ زمانہ کے تغیر کے ساتھ ساتھ قوموں کی ضروریات اور مصلحتوں میں بھی تغیر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ہر زمانہ میں دستور کی ترمیم و اصلاح کی ضرورت پڑے گی اور ہمارے نمائندگان مجبور ہوں گے کہ زمانہ کے تقاضے کے مطابق اس میں رد و بدل کرتے رہیں گے۔

دستور میں اقلیتوں کو نہ صرف شہریت کی حیثیت سے برابری دی گئی ہے بلکہ انہیں اپنے تمدن کو ترقی دینے اور اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کے سلسلہ میں بھی برابر مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ ہم اپنے لئے جس آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں وہ انہیں بھی بہم پہنچا دی گئی ہے۔ وہ اپنے عقیدہ کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے اداروں میں اپنے تہذیب و تمدن کو ترقی دے سکتے ہیں اور آزادی سے ہر جائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان یقین دہانیوں کے باوجود اگر بعض غیر مسلم بعض غلط فہمیوں کی بنا پر یا تاریخ کے غلط مندرج واقعات کی بنا پر اپنے حقوق کو ایک اسلامی ریاست میں غیر محفوظ تصور کرتے ہیں تو یہ ان کی کوتاہ فہمی ہے۔ کیونکہ دنیا بار بار یہ نظارہ کر چکی ہے۔ کہ ایک مذہب کے ابتداء میں تو اس کو قبول کرنے والے تختۂ مشق ستم بنے ہیں۔ لیکن جب کبھی حکومت اس مذہب کو قبول کرنے والوں کے ہاتھ آئی ہے۔ تو انہوں نے اپنے عقائد سے اختلاف کرنے والوں کو تختۂ مشق ستم بنایا ہے۔ لیکن اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جب دنیا میں مذہبی اختلاف کی بنا پر جبر و اکراہ کا بازار گرم تھا اور مذہب کے نام پر جور و ستم کے طوفان برپا کئے جا رہے تھے۔ حریت ضمیر و آزادی مذہب کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا تھا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے خلق اللہ نے یہ اعلان الٰہی سنا اور مختلف الفاظ و انداز میں بارہا سنا کہ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر (کہف ع۴) کہ تو کہدے کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے اور فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کہ دنیا میں کسی قسم کا اکراہ جائز نہیں۔ کیونکہ ہدایت کا راستہ گمراہی کے راستہ سے بالکل واضح ہو چکا ہے تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی تو ایسی نہیں کہ کسی کو جبراً مسلمان بنایا گیا ہو۔ جب مکہ فتح ہوا تو یہ دن تھا جس دن مسلمان کفار سے گن گن کر اپنے مظالم کا بدلہ لے سکتے تھے۔ مگر جب مکہ والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے تو آپ نے فرمایا اے مکہ کے لوگو! تم نے دیکھ لیا کہ خدا تعالےٰ کے نشانات کس طرح لفظ بلفظ پورے ہوئے اب بتاؤ کہ تمہارے ان مظالم اور ان شرارتوں کا کیا بدلہ دیا جائے۔ جو تم نے خدائے واحد کی عبادت کرنے والے غریب بندوں پر کئے تھے۔ مکہ کے لوگوں نے کہا ہم آپ سے یوسف والا سلوک چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج تمہیں کسی قسم کی گرفت نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی کسی قسم کی سرزنش کی جائے گی۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی غیر مسلموں سے اس قسم کا حلیمانہ اور فیاضانہ سلوک کیا کہ ان میں سے اکثر آپ کے اس خلق کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے خلفائے راشدین اور ان کے بعد کے زمانہ میں جب اسلامی پھریرا دور دور تک لہرانے لگا۔ اور فتوحات شروع ہوئیں۔ تو جس شہر اور جس قریہ میں مختصر قیام کے بعد اسلامی فوج وہاں سے کوچ کر جاتی۔ تو اس جگہ کے باشندے ان کی واپسی کے لئے دعائیں مانگتے۔ انصاف اور رواداری کے جو واقعات مسلمانوں کی تاریخ میں مرقوم ہیں۔ وہ ایسے نہیں کہ انہیں بھلایا جا سکے اور خود غیر مسلم طبقہ کی طرف سے بھی اس کا بارہا اعتراف کیا جاتا رہا ہے پروفیسر ایشوری پرشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"اسلامی فتوحات نے مختلف ریاستوں اور سلطنتوں کی بجائے جو ہمیشہ باہم دست و گریبان رہتی تھیں ایک شہنشاہی اتحاد قائم کر دیا۔۔۔۔ جس سے ہماری قومیت کے ذخیرے میں روح اور دستگری کے اجزاء کا اضافہ ہوا۔"

(تاریخ ہند قرون وسطیٰ)

مسٹر چونی لال ایم اے فرماتے ہیں کہ

"اسلامی عہد میں ہندوؤں کو قانون کی ویسی ہی پناہ حاصل تھی جیسی کہ مسلمانوں کو تھی ہندوؤں کی سوشل اور مذہبی رسوم میں کوئی مداخلت نہیں کی جاتی تھی۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان کے اپنے پرانے ذات پات کے قواعد کو بھی قواعد کا درجہ دیا گیا تھا۔"

(مسلم راجپوت امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۲ء ص۵)

مسٹر بی کلارک ایم اے آکسفورڈ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے

"ہندوستان کی تہذیب کو مٹانے کی کبھی کوشش نہیں کی اور یہی وجہ ہے آج تک ہندوستان کی تہذیب زندہ چلی آتی ہے۔"

(ملاپ ۹۹/۱ بحوالہ ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم ص۱۲۹)

شریمتی سروجنی نائیڈو جو بھارت میں ایک صوبہ کی گورنر بھی رہ چکی ہیں اور اب فوت ہو گئی ہیں یہاں تک فرماتی ہیں۔

"ہندوستان کی تہذیب و تمدن کو مسلمانوں نے مالا مال کر دیا اور وہ چیزیں دیں جو کہ اسے زندہ بنانے کے لئے ضروری تھیں۔"

(ہمت لکھنؤ ۲ جولائی ۱۹۲۹ء ص۷)

مہاشہ سکھ سمپتی رائے رقمطراز ہیں کہ عہد اسلامیہ میں

"ہندو اور مسلمانوں میں کوئی پولیٹیکل فرق نہیں تھا۔ پولیٹیکل اور مالی نقطہ نگاہ سے مسلمانوں کی حکومت اتنی ہی تھی جتنی کہ ہندوؤں کی۔"

(بھارت درشن ص۱۹ بحوالہ ہندو راج کے منصوبے)

لالہ لاجپت رائے اخبار بندے ماترم میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے

"اپنے دوران حکومت میں ہندوؤں کو اعلےٰ سے اعلےٰ عہدے دئے۔۔۔ جہاں کہیں بھی مسلمانوں نے سلطنت کی انہوں نے اپنے ہندو بھائیوں کو بھی گلے لگایا۔ انہوں نے یہ کبھی نہیں کیا کہ مسلمانوں ہی سب جگہیں پر کر کے ہندوؤں کے حقوق پامال کر دئے ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ ملک میں کسی قسم کی بے چینی دکھ اور قحط وغیرہ نہ تھے۔"

(بندے ماترم ۱۸ مئی ۱۹۲۱ء)

پس جس طرح ماضی میں مسلمانوں نے عدل و انصاف [illegible]

نقشہ تقسیم حفاظ برائے تراویح رمضان المبارک

ذیل کی تقسیم کے مطابق حفاظ جماعت احمدیہ جماعتوں میں پہنچکر رمضان المبارک میں تراویح پڑھائیں گے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ حافظ صاحبان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور رمضان المبارک میں قرآن کریم سن کر محظوظ ہوں۔ نقشہ تقسیم حسب ذیل ہے (نائب ناظر رشد و اصلاح)

نمبر شمار	جماعت احمدیہ	اسم گرامی حافظ صاحبان	کیفیت
۱	مسجد مبارک ربوہ	حافظ شفیق احمد صاحب	
۲	جماعت احمدیہ لاہور	" محمد اعظم صاحب فاضل	
۳	جماعت احمدیہ لائلپور	" عزیز احمد صاحب	
۴	جماعت احمدیہ سیالکوٹ	زیر تجویز	
۵	جماعت احمدیہ کوئٹہ	" محمد رمضان صاحب	
۶	جماعت احمدیہ اوکاڑہ	" فتح محمد صاحب	
۷	جماعت احمدیہ قصور	" ملک محمد صاحب پلیالوی	
۸	جماعت احمدیہ بہاولنگر	" محمد سلیمان صاحب جامعہ	
۹	اوڈھاں ضلع سرگودھا	" غلام حسین صاحب	
۱۰	جماعت کوٹ مومن "	" عبیداللہ صاحب	
۱۱	گھوڑدال چک ۲۷۲ ضلع لائلپور	" عبدالرشید صاحب	
۱۲	جماعت احمدیہ سرگودھا	" ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	
۱۳	جماعت احمدیہ منٹگمری	زیر تجویز	
۱۴	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	" محمد اسماعیل صاحب ساہیوال	
۱۵	جماعت احمدیہ گھسیٹ پور	قریشی محمد صادق صاحب	

قابل غور

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

انبیاء علیہم السلام کے نقشِ قدم پر کون چل رہا ہے؟

مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی اپنے ایک مضمون " ایک اہم دینی تحریک کا تعارف " میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے امتیاز عظیم پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

" وہ (انبیاء علیہم السلام ۔ ناقل) دین کی خاطر گھر سے باہر قدم نکالتے ہیں۔ اور مخلوقِ خدا کی طرف خود چل کر جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کا انتظار نہیں کرتے۔ کہ سارا عالم اپنے نفع نقصان سے بے پرواہ ہوتا ہے، بلکہ خود پیش قدمی کرتے ہیں۔ ان کے پیرو ان کے ساتھ ساتھ اور ان کے بعد اپنے مقصد کی دھن میں مستغرق۔ دنیا سے بے نیاز مجنوں صفت دیوانہ وار گلی کوچوں میں میدانوں اور وادیوں میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور آبادیوں میں گاؤں اور قصبات میں جنگل جنگل اور شہر بہ شہر پھرتے رہتے ہیں۔ میلوں اور بازاروں اور دکانوں پر اللہ کا نام سناتے ہیں۔ اور دروازوں پر دستک دیتے ہیں۔ اور گھر گھر صدا لگاتے ہیں۔"

(مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج ص۳۵ تا ۳۶ مصنفہ مولوی احتشام الحق صاحب کاندھلوی)

تبلیغ حق کے لئے جو تڑپ اور جوش و ولولہ انبیاء اور ان کے سچے متبعین میں پایا جاتا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی دوسرے لوگوں میں نہیں پایا جاتا۔ جب تک انسان میں جنون کی سی کیفیت پیدا نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تبلیغی کام سرانجام دیا ہی نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے ذمہ اپنے دین کی منادی کا کام کیا تھا۔ لیکن فی زمانہ عوام تو الگ رہے۔ امت کا ذمہ دار طبقہ یعنی علمائے کرام بھی فریضۂ تبلیغ سے غافل نظر آتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبد الشکور صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

" آہ! آج ہمارے علماء گھر سے نکلنے کو معیوب اور ہتک خیال کرتے ہیں۔ .... حق تو یہ ہے۔ کہ تبلیغ فی الدین کا کام گھر سے نکلے بغیر پورا ہوتا ہی نہیں!"

(اخبار اہلحدیث یکم جنوری ۱۹۳۲ء ص۹)

آج جبکہ دیگر قومیں باطل پرستی کا زور شور سے دنیا کے مختلف ممالک میں پرچار کر رہی ہیں۔ مسلمان ہیں۔ کہ تبلیغ دین سے بالکل غافل ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت تبلیغ اسلام کے لئے میدانِ عمل میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اور اس کے بیسیوں مبلغین کرام اکنافِ عالم میں بھولی بھٹکی روحوں تک پیغام حق پہنچانے میں شب و روز لگے ہوئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ فرزندانِ احمدیت نے تبلیغ دین کے لئے اپنے ماں باپ بیوی بچوں کو چھوڑا اور اپنے وطنوں کو خیر باد کہہ کر سالہا سال تک غیر ممالک میں مصروف جہاد نظر آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی کوششوں کے خوشکن نتائج بھی پیدا کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر ازجاں نثار بے شک تبلیغی میدان میں ہم بے نظیر اور عظیم الشان کام کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے کام کا معیار ابھی اتنا بلند نہیں ہے۔ جتنا خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعود اور اس کے مقدس خلفاء چاہتے ہیں۔ اس لئے ابھی اور تیز گام ہونے کی ضرورت ہے۔ اور دین اسلام کے لئے مزید قربانیاں درکار ہیں۔ حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

" اے جماعتِ مخلصین! خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس وقت ہمیں تمام قوموں کے ساتھ مقابلہ درپیش ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ کہ اگر ہم ہمت نہ ہاریں۔ اور اپنے سارے دل اور سارے زور اور ساری توجہ سے خدمت اسلام میں مشغول ہوں۔ تو فتح ہماری ہوگی۔ سو جہاں تک ممکن ہو۔ اس کام کے لئے کوشش کرو۔ .... اے مردانِ دین کوشش کرو۔ کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔ اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ۔ کہ یہی جوش دکھانے کے دن ہیں۔ اب تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ۔ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہیں۔ اس سے مت غمگین ہو۔ کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔ تم اپنا اسلام خدا تعالیٰ کو دکھلاؤ اور اسے جھکو۔ کہ بس خدا ہی ہو جاؤ۔"

("اشتہار ضروری" منقول از آئینہ کمالات اسلام)

مامور من اللہ کی صداقت کا معیار

مولانا عارف حسن صاحب عارف اپنے ایک مضمون " اسوہ حسنہ " کے ابتداء میں رقمطراز ہیں کہ:-

" کسی نبی۔ مرسل یا کسی مصلح اور ریفارمر کی نسبت اگر یہ دیکھنا ہو کہ اس میں حق و صداقت کا کس قدر حصہ ہے۔ اور اس کی تعلیمات میں کس قدر انجذاب و تاثرات عمل کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ تو اس کی بہترین صورت صرف یہی ہے۔ کہ اس کے سوانح حیات اور اس کے اصحاب و احباب کی اگلی پچھلی حالت کا موازنہ کیا جائے۔ اور اس کے گردوپیش کے حالات و واقعات کو ملحوظ رکھ کر تمام کاموں کو جانچا جائے۔ ایسی صورت میں اس کے تمام حالات آئینہ ہو جائیں گے اور معقولیت کے ساتھ فیصلہ ہو سکے گا۔ کہ وہ کس درجہ کا مصلح یا ریفارمر گذرا ہے۔"

(رسالہ نظام المشائخ (رسول نمبر) جلد ۱۷ نمبر ۲ و ۳ ص۱۶)

مولانا عارف صاحب نے جو امور کسی مامور من اللہ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے مندرجہ بالا سطور میں بیان کئے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر زمانہ حال کے مصلح ربانی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعوئ ماموریت پر ضد و تعصب سے برطرف ہو کر غور کیا جائے، تو ایک سلیم الفطرت انسان کے لئے حق و صداقت کا معلوم کر لینا کوئی مشکل امر نہ ہوگا۔ سبھی جانتے ہیں کہ دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں نہایت پاکبازانہ زندگی گذری ہے۔ اور ما بعد کی زندگی سے بھی سب آشنا ہیں۔ آپ پر جو لوگ ایمان لائے۔ ان کی زندگیوں میں آپ کی مقدس تعلیم اور قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں جو حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوا۔ اس سے بھی دنیا واقف و آگاہ ہے۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم نے ایک دفعہ لکھا کہ

" وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبد وں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و درباطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں۔ مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار ہمدرد ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء منقول از اخبار بدر ۱۲ جنوری ۱۹۵۳ء)

ایک اور معیار صداقت

مولانا محمد عظیم صاحب گکھڑوی اپنے مضمون " خلقِ عظیم " میں تحریر فرماتے ہیں:-

" دنیا میں بہت سے مشکل کام ہیں۔ اور بہت سے آسان۔ لیکن تمام مشکل کاموں سے بڑا مشکل کام دلوں کا فتح کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے کے دل پر کسی کا قبضہ و تصرف نہیں ہوتا۔ خدائے قدوس کی حکومت دلوں پر ہے۔ دنیا کے لوگوں کی حکومت صرف جسموں پر ہے۔ اس لئے جو آدمی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ دل اس کے قبضہ میں دے دیتا ہے۔ یا تو انسان ایسا کمزور ہوتا ہے۔ کہ ایک کا دل بھی اپنے قبضہ میں کرنا اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ یا پھر جب وہ خدائے بزرگ و برتر سے سچا تعلق پیدا کر کے اپنے اخلاق کو درست کر لیتا ہے۔ اور درستیٔ اخلاق کے بعد اسی کی طرف سے کھڑا کیا جاتا ہے۔ تو ہزاروں لاکھوں دل خدائے مالک القلوب اس کے ماتحت کر دیتا ہے۔ اور دلوں کا مالک خدا ہر وقت لوگوں کے دلوں کی نگاہیں اس کی طرف پھیرتا رہتا ہے۔"

(رسالہ نظام المشائخ دہلی جلد ۱۷ نمبر ۲ و ۳ ص۸۹)

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کس کس مپرسی کی حالت میں دعویٰ ماموریت کے ساتھ اٹھے۔ اور ان کے مخالفین کی طرف سے کیسے کیسے جتن ان کے مٹانے اور زیر کرنے کے لئے کئے گئے۔ ایسے حالات میں قدرتِ ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ اور جس طرح سعید الفطرت روحیں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔ اور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی مبعوث کئے گئے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ہزارہا انسانوں کے دل امام موعود کے قبضہ میں کیونکر آ سکتے تھے۔

ضروری اعلان

بعض دوست نظارت ہذا سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹھیوں پر اپنا نام و پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں۔ لہٰذا دوست آئندہ اس امر کا خیال رکھیں۔ اور اپنا نام و پتہ مکمل لکھا کریں۔ نیز خط و کتابت کرتے وقت نظارت ہذا کی چٹھی کا حوالہ بمعہ تاریخ بھی دیا کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ محترمہ عطیہ بنت مولوی ابوبکر صاحب ایوب مبلغ سلسلہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

"مقدر است کہ روزے برایں ادیم زمین ہزار ہا دل و جاں بر اہم فدا باشد"

یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ آئندہ اسی دنیا میں بے شمار انسان دل و جان سے میرے سلسلہ پر فدا ہوں گے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف مہینہ رہ گیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس عرصہ میں چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ اور چندہ تحریک خاص کا وہ بجٹ پورا کیا جائے جو جماعت نے خود اپنے نمائندوں کے ذریعہ منظور کیا تھا بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ سال رواں کی وصولی اس بجٹ سے نمایاں طور پر بڑھ جائے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندوں کے بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اگر اس سال حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کسی حد تک بھی چندوں میں اضافہ نہ ہوتی تو مستقبل قریب میں اس منزل پر پہنچنا جو سر دست حضور نے متعین فرمائی ہے مشکل ہو جاتا۔ لیکن بہت سی جماعتوں کی طرف سے جو اطلاعات اور رقوم وصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور اس بارہ میں جماعت میں ایک عام بیداری پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد جماعتوں کی وصولی کی رفتار پچھلے سال سے زیادہ اچھی ہے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن یہ زیادتی اتنی نمایاں نہیں جو ہونی چاہیئے تھی اور ابھی بعض جماعتوں کا قدم پچھلے سال سے بھی پیچھے ہے۔ پس تمام جماعتوں کو پوری محنت اور توجہ سے اپنے بقائے صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے جو متن کی زینت ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جب بے شمار مخلوق دل و جان سے اس سلسلہ کے لئے قربانیاں کرے گی۔ لیکن ظاہر ہے کہ جو ثواب آج حاصل ہو سکتا ہے وہ بعد میں میسر نہیں آئے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ توبہ ع ۱۳ میں فرماتے ہیں:-

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

مہاجروں اور انصار میں سے سب سے آگے بڑھنے والوں اور نیکی اور تقوٰی میں ان کی پیروی کرنے والوں سے خدا راضی ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے خدا سے راضی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اپنے باغات تیار کر رکھے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ان میں قیام کریں گے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

میری لڑکی سعیدہ بیگم عمر ۲۰ سال مورخہ ۲۸/۲/۵۶ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد الکریم سکنہ شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ

خدام کے لئے مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے خدام میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے بزم انصار سلطان القلم کے ذریعے ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ جس میں علاوہ دیگر شقوں کے مضمون نویسی کے مقابلے منعقد کرانے کی شق بھی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور انعامی مقابلہ میں دیگر مجالس کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ مجوزہ مضمون کا عنوان "انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لئے ایمان علیٰ بصیرت کی اہمیت" ہے۔ جملہ مجالس کے جو خدام اس مقابلے میں شرکت کے خواہشمند ہوں وہ اپنے مضامین اپنے زعیم یا قائد کی معرفت ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء تک صدر بزم انصار سلطان القلم لاہور کو ارسال کر دیں۔

مضمون خوشخط لکھا ہو۔ اول۔ دوم۔ سوم آنے والے خدام کو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے انعامات دیئے جائیں گے۔ اور اول آنے والے خادم کا مضمون سلسلہ کے اخبارات میں سے کسی اخبار میں شائع کرا دیا جائے گا۔ اس مضمون کے لکھنے میں خدام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ (مندرجہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء) مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے لیکچر (مندرجہ الفضل ۳۱ جنوری و یکم فروری) اور الفضل مورخہ ۷ فروری ۵۶ کے اداریہ سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ تمام مضامین (اس پتہ پر آنے چاہئیں۔ صدر بزم انصار سلطان القلم لاہور۔ ۳۰ رام گلی ۳ لاہور) معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

گمشدہ نقدی

حالیہ مجلس مشاورت منعقدہ ۱۸ مارچ ۵۶ کے ایام میں خاکسار کو ربوہ میں کچھ نقدی گری پڑی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ ازراہ مہربانی بذریعہ ملاقات یا ڈاک مجھے مفصلہ ذیل امور کے متعلق مطلع فرما کر اپنی نقدی وصول فرمالیں۔

(۱) تاریخ گمشدگی (۲) کس جگہ یا کس راستہ میں گم ہوئی اور کیسے؟ (یعنی کیا آپ کسی کام کے لئے اس طرف گئے تھے؟) (۳) تفصیل نقدی (یعنی نقدی کی مالیت۔ نوعیت اور ہیئت) (۴) اپنا پورا نام اور مکمل پتہ۔ بشیر احمد عفی عنہ کارکن وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بیٹا جو واقف زندگی ہے ۲-۷ اپریل کو امتحان ایف اے میں شامل ہوگا۔ درویشان قادیان نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بیمار ہے احباب شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد ابراہیم ڈیرہ غازی خاں)

(۲) محترمہ ناصرہ خانم بنت محمود احمد خان صاحب تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ سید امتیاز احمد ظفر انبالوی

(۳) میری والدہ جان کی بینائی کا پہلا اپریشن ناکام رہا ہے۔ سرجن نے دوبارہ اپریشن کرنے کے لئے کہا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے۔ آمین۔ حمید اللہ ناصر ناظم جناح روڈ کوئٹہ

(۴) میرا لڑکا عزیز عبد الستار بی ایس سی زراعت کا آخری امتحان دے رہا ہے احباب سلسلہ نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد علی زعیم انصار اللہ ڈیرہ غازیخاں

(۵) میرا عزیز بھائی عصمت اللہ ملک عرصہ ۲½ ماہ سے شدید بیمار ہے اور داخل ہسپتال ہے۔ اب اس کی صحت تقریباً نارمل ہے۔ لیکن دماغی حالت بیماری کے زیر اثر درست نہیں رہی احباب کرام اس کی مکمل اور عاجل صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (برکت اللہ خاں احمدی از منٹگمری)

(۶) میری بھانجی عزیزہ شاہدہ پروین بوجہ کالی کھانسی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ بشارت احمد نور سیزو کمپنی کراچی۔

(۷) میرے والد بزرگوار منشی احمد دین خاں بوجہ عارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں اور ایک ہفتہ سے دائیں طرف فالج کا حملہ ہو چکا ہے حالت سخت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ عبد الرزاق درد از راولپنڈی۔

(۸) میری بچی بلقیس بیگم عمر ۲ سال عارضہ فالج بیمار ہے اور اکثر چلتی پھرتی کو دورہ ہو جاتا ہے اور چوٹیں لگ جاتی ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد شفیع سلیم پوری کلرک پرچیز سیکشن پی۔ او۔ ایف واہ چھاؤنی

334

دنیا کی پہلی ایٹمی آبدوز

امریکی بحریہ کی جانب سے انکشاف کیا گیا ہے کہ اس نے ایٹمی قوت سے چلنے والی آبدوز ایجاد کر لی ہے۔ جس کا نام نوٹیلس ہے۔ یہ آبدوز اپنی نوعیت کی پہلی ایجاد ہے۔ جس سے بحری جنگ کا نقشہ بدل جائے گا۔ ذیل میں اس ایٹمی عجوبہ کے بارے میں دلچسپ فنی معلومات درج کی جاتی ہیں۔

بحر اوقیانوس کے کھلے پانیوں اور ہواؤں میں امریکی بحریہ اور فضائیہ کی فوجی قوت ساحل امریکہ کے دفاع کے لئے ہر وقت مستعد نظر آتی ہے۔ مگر سمندر کی سطح کے نیچے بحری سائنس کا وہ حیرت انگیز کرشمہ نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔ جسے ایٹمی آبدوز کہتے ہیں۔ امریکہ بحریہ کی انتہائی حیران کن اور جدید ترین ایجاد "نوٹیلس" ایٹمی قوت سے چلنے والی دنیا کی پہلی آبدوز ہے جو تیسری جنگ کی صورت میں اپنی بے پناہ مہلک قوتوں کا ثبوت دے گی۔ آبدوزوں کو تباہ کرنے کے لئے جتنے راڈار، بم، تارپیڈو اور مقناطیسی آلات آج تک آزمائے گئے ہیں وہ اس ایٹمی دیو پر بے اثر ثابت ہوں گے نوٹیلس تمام ساحلی مورچوں کی نگرانی کریگی اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ دشمن کے بحری حملوں کو دور دور تک ناکام بنا دے گی امریکی بحریہ دو اہم سوالوں کے جواب تلاش کر رہی ہے۔ اول ایٹمی آبدوز اپنی ساحلی آبادی کے لئے کس حد تک خطرے کا باعث بن سکتی ہے اور ثانیاً کون سے مؤثر آبدوز شکن آلات اس وقت استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

نوٹیلس، اوقیانوس کی اتھاہ گہرائیوں میں ساکن پڑی رہتی ہے۔ اس کا ہر مشینی عمل ایٹمی قوت کا پابند ہوتا ہے۔ اس میں ایٹمی قوت کی اتنی ضروری مقدار موجود ہوتی ہے کہ آبدوز کا عملہ اس سے اپنے کمروں کو گرم اور ریفریجریٹروں کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ لانڈری اور غسل خانوں میں ٹھنڈا اور گرم پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ اور ہوا کو معطر، قمقموں کو روشن اور کھانے کو گرم رکھنے کے لئے بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

اس آبدوز کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کہیں رکے بغیر انتہائی برق رفتاری سے پوری دنیا کا چکر کاٹ سکتی ہے اور اسے تازہ ہوا اور ایندھن لینے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس وقت تک جو آبدوزیں استعمال ہوتی آئی ہیں وہ ڈیزل اور بجلی کی قوت سے چلتی ہیں۔ اسلئے انہیں تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد بیٹریوں کی چارجنگ اور تازہ ہوا سے بھرنے کی ضرورت لاحق رہتی ہے۔ ایسے موقعوں پر دشمن کے راڈار انہیں بڑی آسانی کے ساتھ تباہ کر سکتے ہیں۔ مگر اس ایٹمی آبدوز کی ایجاد کے بعد یہ خطرہ باقی نہیں اور سمندر کے پانی میں نظر نہ آنے والا یہ مہلک ہتھیار ہر طرح محفوظ رہ کر دشمن کی پوری بحری قوت کو تباہ کر سکتا ہے۔

سمندر کی سطح پر جو بحری بیڑہ موجود ہوتا ہے۔ اس کا زیر سطح آبدوز کے ساتھ پورا رابطہ قائم رہتا ہے۔ ایک چھوٹے سے آلے کی مدد سے بحری بیڑے کا کپتان ایک خفیہ پیغام پہنچا دیتا ہے اور آبدوز حرکت کے آثار اور شور پیدا کئے بغیر اپنے برق رفتار سفر پر روانہ ہو جاتی ہے اس کی رفتار ایک فوجی راز ہے جسے ابھی تک افشا نہیں کیا گیا۔

ایک اگائیر و کمپاس اور ایک سونگ فیتھو میٹر اس کے پائیلٹ ہوتے ہیں۔ جو آبدوز کو زیر سطح چٹانوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اس میں ایک آلہ لگا ہوتا ہے۔ جو خطرے کی آواز کو محسوس کر لیتا ہے۔ اور اس کے مطابق آبدوز خطرے کی زد سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس آلے کے حیرت انگیز مشینی کان ہر نوع کی آواز سنتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ خود آبدوز چلنے کی آواز اس میں آتی رہتی ہے۔ جن بحری جہازوں کو آبدوزوں کی تلاش پر مامور کیا جاتا ہے ان کے چلنے سے سمندر کی تہوں میں ایک مخصوص آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہ آواز آبدوز کے لئے خطرے کی سب سے بڑی علامت ہوتی ہے۔ پائیلٹ اس آواز کو سن کر اپنی حرکت روک لیتا ہے اور اس طرح دشمن جہاز اس کی تلاش میں ناکام ہو کر واپس لوٹ جاتا ہے انتہائی برق رفتاری سے چلنے والی یہ آبدوز خطرے کی علامت دیکھ کر ایک ثانیے کے اندر خاموش اور ساکن ہو جاتی ہے اور صرف اتنی احتیاط سے بیک وقت آٹھ بڑے جنگی جہازوں کو انتہائی خاموشی کے ساتھ تباہ کر دیتی ہے اس ایٹمی عجوبے میں ایسے آئینے لگے ہوتے ہیں جو پانی کے اوپر ہر عمل کو منعکس کرتے رہتے ہیں۔ آبدوز کا عملہ ان آئینوں میں تاروں سے جگمگاتا آسمان۔ اڑتے ہوئے بادل اور طوفانی ہواؤں کے تھپیڑے با آسانی دیکھ لیتا ہے یہ عمل خالص تخفیف نما کے انداز میں ہوتا ہے۔

اس آبدوز سے پانچ سو میل تک راکٹ پھینکے جا سکتے ہیں جو خشکی کے اندر میلوں دور بستیوں کو بھی تباہ کر سکتے ہیں۔ صرف ایک معمولی حرکت سے دشمن کے آبدوز شکن آلات کو تباہ کیا جا سکتا ہے جو پانیوں میں پڑے ہوتے ہیں۔ الغرض انتہائی رازداری کے ساتھ دور مار حملوں کے لئے اس سے بہتر ایجاد آج تک نہیں ہو سکی۔

اس ایجاد کے بعد اب سائنسدان ایسے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ جن سے اس آبدوز کے عمل کو بے اثر بنایا جا سکتا ہے بہر حال امریکی بحریہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتی۔ کہ اس حیرت انگیز ایجاد پر اس کی کامل اجارہ داری ہے۔ سوویٹ یونین اس میدان میں اس کا حریف ہے اور اپنی بحری قوت کی کمی کو ایسی آبدوزوں سے پورا کرنے کی زعم بیدار رہے۔ (ماخوذ)

غیر ملکی صحافی پشاور میں

پشاور ۴ر اپریل۔ انڈونیشیا، مصر، عراق، ایران اور شام کے زمیں صحافیوں کا وفد جو جشن جمہوریہ کی تقاریب میں شرکت کے لئے پاکستان آیا تھا کل پشاور پہنچا۔ پشاور پہنچنے کے تھوڑی ہی دیر بعد یہ صحافی درہ خیبر دیکھنے گئے۔ جمرود اور لنڈی کوتل میں قبائلی ملکوں نے ان صحافیوں کا شاندار خیر مقدم کیا اور مسئلہ کشمیر اور افغانستان کی معاندانہ کارروائیوں پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ صحافی ان کے جذبات سے بہت متاثر ہوئے۔

چوبیس ۲۴ گھنٹے ٹیلی پرنٹر سروس

کراچی ۴ر اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے اپنی سروس کو کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان چوبیس گھنٹے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سروس کے اجراء سے مملکت کے دونوں گوشوں میں خبروں کے تبادلہ میں تیزی پیدا ہو جائے گی اور اس سے دونوں گوشوں کے عوام کے درمیان بہتر تعلقات کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ اس سے پہلے یہ سروس صرف بارہ گھنٹے کام کرتی تھی۔ اس کے علاوہ ڈھاکہ کو چاٹگانگ سے بذریعہ ٹیلی پرنٹر ملانے کا منصوبہ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

اقتصادی کمیٹی کے اجلاس کیلئے پاکستانی وفد

کراچی ۴ر اپریل۔ معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کے ماہرین کا ایک اجلاس ۵ر اپریل کو تہران میں شروع ہو رہا ہے۔ جس کے بعد اقتصادی کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

اقتصادی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی مسٹر احسان الدین، مسٹر اکبر عادل میاں مشتاق احمد۔ مسٹر آئی۔ اے۔ ملک۔ اور مسٹر محی الدین کریں گے۔ . . . . . . پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر حسام الدین ۷ر مارچ کو تہران روانہ ہوں گے۔

سعودی عرب کے لئے مصری جیٹ طیارے

ریاض ۴ر اپریل۔ حکومت سعودی عرب نے اعلان کیا ہے کہ آج مصری جیٹ طیاروں کا ایک سکواڈرن سعودی عرب پہنچ گیا ہے حال ہی میں سعودی عرب اور مصر میں ایک فوجی معاہدہ ہوا تھا جس کے تحت یہ ہوائی جہاز سعودی عرب کو دئیے گئے ہیں۔ دریں اثنا ایک امریکی جہاز اٹھارہ ٹینک لے کر سعودی عرب پہنچ گیا۔

مغربی پاکستان کا وزیر اعلیٰ مسلم لیگی ہونا چاہیئے

لیگ اسمبلی پارٹی کا فیصلہ۔ پارٹی نے سردار بہادر خاں کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا

لاہور ۴ ؍ اپریل۔ مغربی پاکستان کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے کثرت رائے سے کہا ہے کہ صوبہ کا وزیر اعلیٰ صرف مسلم لیگی ہو۔ اور صوبائی کابینہ میں کسی غیر لیگی کو شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ مسلم لیگ کو اسمبلی میں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ پارٹی نے سردار بہادر خاں کو لیڈر منتخب کیا ہے

لیگ پارٹی نے اس مضمون کی قرارداد دو روزہ بحث کے بعد منظور کی۔ قرارداد کے حق میں ۱۳۱ ارکان اور اس کے خلاف ستر اصحاب نے ووٹ ڈالے۔ کل ۲۰۴ حاضر ارکان میں سے تین نے ووٹ نہیں دیئے۔ ووٹ کے شماری خفیہ ہوئی

بہادر خاں

اس قرارداد کی منظوری کے بعد منتخب شدہ پارٹی لیڈر سردار بہادر خاں نے اجلاس کے خاتمہ پر اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران کہا "میں صوبائی گورنر کو مطلع کر دوں گا۔ کہ میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا لیڈر منتخب ہوا ہوں میری پارٹی ۲۰۴ ارکان کے ایوان میں ۲۴۵ ارکان پر مشتمل ہے۔ اسلئے میں مستحکم حکومت بنانے کی پوزیشن میں ہوں" سردار صاحب نے کہا کہ میں آج استعفیٰ پیش کر دوں گا۔ اور ڈاکٹر خاں صاحب اور کابینہ کے دوسرے لیگی ارکان کو بھی ہدایت کروں گا کہ وہ بھی مستعفی ہو جائیں۔

صدر مسلم لیگ سردار عبد الرب نشتر نے اجلاس کے خاتمہ پر انٹرویو کے دوران میں امید ظاہر کی کہ جمہوری اور آئینی اصولوں کے مطابق لیگ پارٹی کے لیڈر کو وزارت کی تشکیل کی دعوت دی جائے گی۔

ڈاکٹر خاں صاحب

وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خاں صاحب نے اخبارات کے نمائندوں کے روبرو لیگ اسمبلی پارٹی کی قرارداد۔ سردار بہادر خاں اور سردار عبد الرب نشتر کے بیانات پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔

بقیہ صفحہ (۲)

صدر اول میں سیف کا استعمال محض ایک استثنا تھا۔ تعمیری کام دہ ہے۔ جو دونوں آزادی اور محکومی میں بھی جاری رکھا جا سکتا ہے اور جس کا دور رس نتیجہ محکومی کی صورت میں بھی اکثر محکومی سے آزادی کی صورت میں نکلتا ہے۔ پھر سوچئے کیا تلوار کے نعرے لگانے سے یہ بہتر نہیں تھا کہ جو امکانات وقت نے پیدا کر دیئے تھے۔ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا۔

ہم نے یہ ایک قریبی مثال دی ہے ورنہ تاریخ "اسلام" کا ہر لمحہ صاف صاف ظاہر کر رہا ہے کہ درویشوں کا پر امن جہاد ہی تبلیغ و اشاعت اسلام میں کامیاب رہا ہے۔ اور تلوار اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکی۔ اور جب تک اسلام کو تلوار سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ یہ اسلام کے راستہ میں حائل رہیگی اور دنیا میں اسلامی نظام کو قابل قبول تسلیم کرانے میں کامیابی مشکوک ہی رہیگی

بھارتی ویزا کیلئے مزید سہولتیں

لاہور ۴ ؍ اپریل۔ لاہور کے سوا مغربی پاکستان کے تمام علاقوں سے آنے والے امیدواروں کے لئے بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ لاہور کے دفتر نے ایک ہی دن میں ویزا جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی جس دن درخواست دی جائے گی۔ اسی دن ویزا جاری کر دیا جائیگا

"پاکستان کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانا اپنی بنیادی ذمہ داری سمجھتا ہے"

"ہم کسی دباؤ اور دھمکی سے مرعوب نہیں ہوں گے"

"مقبوضہ کشمیر کے عوام صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں" (سکندر مرزا)

آزاد کشمیر میں صدر سکندر مرزا کا پر جوش استقبال

مظفر آباد ۴ ؍ اپریل۔ صدر جمہوریہ پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے آزاد کشمیر کے دار الحکومت میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"جمہوریہ کے افتتاح کے بعد پاکستان کی حکومت اور عوام کے نزدیک کشمیر اہم ترین مسئلہ ہے۔ پاکستان شروع سے ہی اس تنازعہ کا منصفانہ حل معلوم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ صدر نے کہا۔ "اب جبکہ ہم نے دستور سازی کا کام مکمل کر لیا ہے۔ ہم کشمیری بھائیوں کو حق خود ارادیت دلانے پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کرنے کا عہد کر چکے ہیں میری حکومت اور پاکستان کے عوام اس رائے سے پوری طرح متفق ہیں کہ کشمیر پر بھارت کا قبضہ بالکل جارحانہ کارروائی ہے۔ بھارت کے حکمران اس سلسلہ میں کشمیری عوام کے جذبات سے ناآشنا نہیں ہو سکتے۔ وہ ہوا کا رخ پہچانتے ہیں۔ انہیں علم ہے کہ کشمیری عوام کو بلا خوف اور منصفانہ طور پر ووٹ کا حق دینے کا نتیجہ کیا ہوگا اسی لئے بھارت آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب کرانے سے مسلسل گریز کر رہا ہے۔ بھارتی پارلیمنٹ میں نہرو کے حالیہ بیان اور دیروزہ پریس کانفرنس میں ان کے اعلانات اس امر کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ وہ ان بین الاقوامی سمجھوتوں سے منحرف ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جن کی رو سے بھارت۔ پاکستان اور اقوام متحدہ نے کشمیر میں آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب کرانے کا عہد کیا تھا۔ اس بنیادی سمجھوتہ کو غیر مبہم الفاظ میں مسترد کرنا ان تمام لوگوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے جو بین الاقوامی تعلقات میں اخلاقی قدروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ پالیسی ایشیا میں امن کے لئے خطرہ ہے۔ ہمیں توقع کرنا چاہیئے کہ بالآخر دانشمندی کا ثبوت دیا جائے گا اور بھارتی لیڈر ان سیاسی و اخلاقی ذمہ داریوں کی پابندی کریں گے۔ جن کے مطابق انہوں نے کشمیری عوام کو آزاد و منصفانہ طریقہ سے حق خود ارادیت دلانے کا یقین دلایا تھا۔ صدر سکندر مرزا نے کہا۔

"خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ پاکستان کسی دباؤ اور دھمکی سے مرعوب نہیں ہوگا۔ ہم کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق کشمیر کا مسئلہ حل کرنا اپنی بنیادی ذمہ داری تصور کرتے ہیں۔ کوئی طاقت ہمیں کشمیری عوام سے اپنا عہد پورا کرنے سے باز نہیں رکھ سکے گی۔ ہم امن کے علمبردار ہیں۔ لیکن ہماری لغت میں امن کا مطلب جارحانہ اقدامات کے سامنے سر تسلیم خم کرنا نہیں ہے۔ میں آزاد کشمیر و مقبوضہ کشمیر کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ہمیشہ ان کا ساتھ دے گا۔ آزادی کی جدوجہد بڑی کٹھن ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے اپنی جدوجہد کے منتہائے مقصود تک پہنچنے کا عہد کر رکھا ہے۔ جن لوگوں کا موقف انصاف پر مبنی ہو۔ خدا تعالیٰ ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔ اس لئے آپ پر امید رہیں۔ اپنے موقف پر قائم رہیں اور صبر سے کام لیں۔

صدر نے مقبوضہ کشمیر کے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ آپ نے آزاد کشمیر کو اتحاد۔ یقین اور نظم و ضبط کی تلقین کی۔

درخواست دعا

میرے خلاف عرصہ تین سال سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے۔ اب مقدمہ آخری مراحل میں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بریت فرمائے آمین۔

احمد علی از کالا ضلع جہلم

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہ مارچ کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان تمام بلوں کی رقم ۱۰ ؍ اپریل سے پہلے پہلے دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے

(مینیجر الفضل)